بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز ادارہ

شام میں خون مسلم کی ارزانی
اور مسلم قائدین کی خاموشی

ملک شام میں جاری قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ اور عصمت پامالیوں کو ماہ رواں میں آٹھ سال مکمل ہو جائیں گے، اس وقت دارالحکومت دمشق سے دس کلومیٹر مشرق میں واقع غوطہ شہر میں بشارالاسد حکومت اور اس کی اتحادی قوتیں، وہاں کے باشندوں کے اس آخری ٹھکانے پر اندھا دھند بمباری کر رہی ہیں، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹرس نے شہر کی موجودہ صورت حال کو ''زمین پر'' جہنم سے تشبیہ دیتے ہوئے متحارب فریقوں سے فوری جنگ بندی کی اپیل کی ہے لیکن شامی حکومت کی حامی افواج نے اس علاقے پر بیرل بموں اور راکٹوں کی بارش کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ماہ فروری ۲۰۱۸ء سے غوطہ میں جاری شامی اور روسی افواج کی بمباری سے ایک ہزار سے زائد شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں، جن میں بچوں، بوڑھوں اور خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد شامل ہے، کیمیائی ہتھیاروں کے انسداد سے متعلق ایک بین الاقوامی ادارے کے مطابق مشرقی غوطہ میں زہریلی کلورین گیس سے بھرے بم استعمال کئے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ اور دیگر امدادی تنظیمیں مسلسل جنگ بندی کی اپیلیں کر رہی ہیں تا کہ ان علاقوں میں محصور چار لاکھ سویلین افراد تک غذائی اشیاء اور دوائیں پہنچائی جا سکیں، جن کی حالت بہت ابتر ہو چکی ہے۔ مسلسل فضائی بمباری کی وجہ سے وہ کہیں اور جا بھی نہیں سکتے، جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں، غذائی قلت کے باعث وہ بھی موت کے دہانے میں ہیں۔ بعض تجزیہ نگاروں کے مطابق شام میں گزشتہ آٹھ برسوں کے دوران دس لاکھ سے زائد مسلمانوں کا خون بہہ چکا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جس طرح امریکا نے افغانستان میں اپنے جدید ہتھیاروں کے تجربات کئے تھے، اسی طرح روس بھی اپنے ہتھیاروں کو شام میں آزما رہا ہے اور اس گھناؤنے کھیل میں شامی حکومت روس کا بھرپور ساتھ دے رہی ہے۔

ملک شام جہاں کئی سالوں سے امریکہ، روس، ایران اور بشارالاسد مل کر شام کے سُنّی مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں، لیکن اس کے ساتھ سُنّی مسلمانوں کی تباہی میں مسلم ممالک بھی برابر کے شریک ہیں۔ ملک شام میں سُنّی مسلمانوں کے خلاف تازہ جارحیت دراصل صلیبی یلغار ہے جو برسوں سے جاری

ہے، ماضی میں مسلمانوں نے شام میں یہودیوں اور عیسائیوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا تھا، یہ وہی شکست کا درد ہے، جس کا انتقام انسانیت کے جھوٹے دعویدار معصوم بچوں کے قتل عام اور مظالم کی صورت میں لے رہے ہیں اور اب ملک شام کے شہر غوطہ کو کھنڈرات میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام کی پوری کوشش ہے کہ تمام مسلم ممالک کو کھنڈرات میں تبدیل کر کے وہاں کے وسائل پر قابض ہو کر اپنے گھناؤنے عزائم اور اپنے بدترین نظام کا پرچم لہرا دیں، جس کی کامیابی کے لئے کفر تمام جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر عالمِ اسلام کے خلاف میدان میں آچکا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ملک شام کی سرزمین پر جو انسانیت سوز اور اخلاق سوز شیطانی کھیل کھیلا جارہا ہے، درحقیقت وہ سفاک وخونخوار درندوں سے بھی بدتر ہیں جنہوں نے انسانی تاریخ میں ظلم وبربریت، حیوانیت وشیطانیت کی ایسی بدترین تاریخ رقم کی ہے جس کی نظیر ملنی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے،جن اسلام دشمنوں کی ستمگری، دھوکہ دہی ودغابازی نے ملک شام کے کمزور ونہتے، بے سروسامان مسلمانوں پر ایسے کوہ ظلم وستم ڈھائے کہ کوہستان بھی ریگستان میں تبدیل ہوگیا،افق عالم پر ستارے حیران وششدر رہ گئے کہ لوگ انسانیت کے نام پر خود انسانیت کا خون چوس رہے ہیں اور ماہتاب وآفتاب بھی ان کی چیرہ دستیوں، ستم رانیوں اور ریشہ دوانیوں پر انگشت بدنداں ہیں کہ یہ لوگ حکومت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر حکومتی اصول وقوانین کو بالائے طاق رکھ کر، عدل وانصاف کی چادر ہٹا کر اور انسانیت کے سبق کو بھلا کر مسلمانوں کا نام ونشان تک جریدہ عالم سے مٹانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں جس سے چشم فلک بھی آنسو بہانے پر مجبور ہے، آسمان پر اندھیرا سا چھا گیا ہے اور زمین پر خود انسانیت سرمشار ہو چکی ہے۔ جہاں تک مسلم حکمرانوں کی بے حسی دیکھنے میں آرہی ہے اور چالیس ممالک کی اتحادی فوج بھی کچھ کرتی نظر نہیں آرہی تو دوسری طرف نام نہاد حقوق انسانی کی علمبردار تنظیمیں بھی مصنوعی اپیلوں سے مسلم امہ کو گمراہ کر رہی ہیں۔

ان مظالم کی ضد میں صرف شام نہیں بلکہ اگر پورے عالم اسلام پر ایک نظر ڈالی جائے تو شام سمیت کئی اسلامی ممالک ظلمت آگیں و ناگفتہ بہ اور جاں گسل حالات سے دوچار ہیں اور امت اسلامیہ کا ہر فرد بے چین وبے قرار ہے، ان کے چہروں پر مایوسی وناامیدی کا گرد وغبار پڑا ہوا ہے، ان کے ماتھے ذلت ورسوائی سے داغدار ہیں، ان کے سروں پر ناامیدی ومجبوری کے گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں، مختصر یہ کہ آج یہ امت انتہائی سنگین وآزمائشی دور اور ایسے کربناک والمناک حالت سے گذر رہی ہے کہ تاریخ نے اپنی پوری زندگی میں اب تک ایسے حالات کا سامنا کیا ہے اور نہ آئندہ کرے گی۔ ان نامساعد حالات،

شکست خوردہ و ہزیمت یافتہ جذبات واحساسات کی حالت زار کا سبب اگر صرف زمانے کی چیرہ دستیوں اور دشمنوں کی جعل سازیوں کو قرار دیا جائے اور عالم اسلام دشمن واستعمار پسند طاقتوں کی فریب کاریوں کا ماتم کیا جائے تو یہ بزدلانہ اور بیوقوفانہ رویہ ہونے کے ساتھ مردہ قوموں کا شعار لگتا ہے کیوں کہ ایک طرف مسلم قائدین کی غفلت پروری، شکم سیری اور عیش وتنعم میں بسر ہوتی زندگی اور اپنے احساس ذمہ داری سے لاپرواہی کارفرما ہے تو دوسری طرف ہم سے ایسے اعمال وافعال سرزد ہورہے ہیں جن سے ہماری ایمانی کمزوری ودینی لاچاری، بے بسی وبے حسی، کم علمی وکم ظرفی کی جھلک صاف نظر آتی ہیں۔کفر تمام لشکروں کے ساتھ عالمِ اسلام کے خلاف ہر سطح پر میدانِ جنگ میں اتر چکا ہے مگر ۵۷؍اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی مردہ دلی اور بے غیرتی کی حالت یہ ہے کہ ظالموں کے خلاف ایک لفظ تک بولنے کیلئے تیار نہیں ہیں، فلسطینی مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں، افغانستان تباہ ہوگیا، عراق تباہ ہوگیا، لیبیا کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا، یمن تباہی کے دہانے پر ہے، ملک شام خاک وخون میں لت پت ہے، اب انتظار کیجئے کہ اس کے بعد کس ملک کی باری آتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ کفر اسلام کے مقابلے میں جنگ کا اعلان کر چکا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ مسلمانوں کی صفوں سے کون نکل کر دنیائے کفر کے بڑھتے پنجوں کو توڑتا ہے اور شام کی مقدس سرزمین پر جاری ظلم وستم اور خونریزی کے سدِ باب کے لئے کون اپنا کردار ادا کرتا ہے؟

یاد رہے کہ شہرِ غوطہ انبیاءؑ، صحابہؓ، صلحاءؒ اور مجاہدین عظامؒ کی سرزمین ہے، اس ملک کی بے شمار فضیلتیں ہیں، کئی احادیث ملک شام کی اہمیت وفضیلت سے متعلق موجود ہیں، قرآن پاک کے سورہ اسرا میں ہے کہ مسجدِ اقصی اور اس کے اردگرد اللہ تعالی نے بے شمار برکتیں رکھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملکِ شام حشر کی سرزمین بھی ہے لیکن وہ بابرکت زمین انسانی خون سے لت پت ہوچکی ہے اور آج بھی وہ زمین پھر سے نور ونکہت کی جلوہ گاہ، مقام رحمت وبرکت اور موسم بہار کی فضاؤں سے معطر ہونے کیلئے کسی ولی کامل، اخلاص وعمل کا پیکر سلطان صلاح الدین ایوبی اور جانباز وبہادر، اللہ پر یقین کامل کا حامل محمد بن قاسم جیسے اللہ کے شیروں کی منتظر ہے، لیکن کیا کیجئے اس نازک صورت حال کے پیش نظر دور دور تک ایسا مسلمانوں کا دردمند وفکر مند قائد ورہنما نظر نہیں آتا اور نا ہی امید کی شمع فروزاں ہوسکتی ہے۔ان دل شکستہ حالات میں مسلم حکمرانوں، سیاسی زعماء اور عالمی برادری سے یہی اپیل کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی ذمے داریوں کا احساس کرتے ہوئے شام کی خانہ جنگی کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کریں اور پُرامن بقائے باہمی کے اصولوں کے مطابق تمام شامی باشندوں کو اپنے ملک میں امن وامان کے ساتھ زندہ رہنے کا موقع فراہم کریں۔